41709 ـ کیا حج سے قبل استخارہ کرے ؟

سوال

کیا حج کا سفر کرنے والے کے لیے استخارہ کرنا مستحب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کے متعلق وارد شدہ حدیث انسان کے ہر اس اہم کام کو شامل ہے جس کے متعلق اسے علم نہ ہو کہ آیا اس کا کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا، تو وہ اس میں اللہ تعالی سے استخارہ کرتا ہے، لیکن یہ حدیث انسان پر فرض کردہ امور کو شامل نہیں، کیونکہ مطلوبہ امور کو بغیر کسی تردد کے ساتھ انجام دینے میں ہی خیر و بھلائی ہے.

تو اس بنا پر اگر انسان پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اس کے فرض ہونے کی تمام شروط مکمل ہو جائیں تو اسے بغیر کسی استخارہ کے حج کرنا چاہیے جیسا کہ مثلا جب ظہر کی اذان ہو جائے تو اس پر بغیر استخارہ کے نماز ادا کرنا واجب ہے، اور اسی طرح جب اس پر جہاد فرض ہو جائے تو وہ فرض عین ہو جائے تو اس کو بغیر استخارہ کیے ہی جہاد کرنا ہو گا.

لیکن اگر کوئی چیز مشروع ہو اور اس پر واجب نہ ہو تو اس میں استخارہ کرنا ممکن، دوسرے معنی میں اس طرح کہ: مشروع کردہ امور ایک دوسرے سے افضل ہوتے ہیں، بعض اوقات انسان نفلی عمرہ کرنا چاہتا ہے یا پھر نفلی حج کا ارادہ کرتا ہے، لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے حج کرنا افضل ہے یا پھر اپنے ملک میں رہ کر دعوتی کام سرانجام دینا، اور مسلمانوں کی راہنمائی کرنا، اور اپنے گھریلو معاملات کو نپٹانا افضل ہیں؟

تو اس میں وہ اللہ سبحانہ وتعالی سے استخارہ کر لے، یہ اس لیے نہیں کہ اسے عمرہ کی فضیلت میں کوئی شک ہے، لیکن اس لیے کہ اسے یہ شک ہوا ہے کہ اس کا عمرہ پر جانا افضل ہے یا اپنے ملک میں رہنا افضل ہے ؟ اور ایسا ہو سکتا ہے، اور اس میں استخارہ کرنا ممکن ہے.

لہذا جو شخص استخارہ والی حدیث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر غور کرتا ہے تو اسے یہ معلوم ہو گا کہ استخارہ ان امور میں مشروع ہے جن میں انسان کو تردد ہو، لیکن جن امور میں اسے کوئی تردد نہیں ان میں

استخارہ نہیں ہے.

اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ: واجب کردہ امور میں تردد کا احتمال نہیں، اور نہ ہی انہیں سرانجام دینے میں کوئی شك ہو سکتا ہے، کیونکہ جس پر اس کام کے کام واجب ہونے کی شروط مکمل ہونے کی پنا پر وہ عمل واجب ہو چکا ہو اس کے لیے وہ کام سرانجام دینا واجب ہے" انتہی .